Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ
فی پرچہ ۱/

جلد ۹/۴۴ | ۹ تبوک ۱۳۳۴ھش | ۹ ستمبر ۱۹۵۵ء | نمبر ۲۱۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

حضور ایدہ اللہ کی صحت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے الحمد للہ

ربوہ ۸ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر کی طرف سے بذریعہ تار حسب ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے:

کراچی ۶ ستمبر بوقت ۶ بجے شام: "حضور ایدہ اللہ کی صحت خدا کے فضل سے بہتر ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

امریکہ میں آٹھویں احمدیہ مسلم کنونشن کا انعقاد

کنونشن کے نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا پیغام

تبلیغ اسلام کے موجودہ نظام کو وسیع کرنے اور اشاعت کے نئے ذرائع سے فائدہ اٹھانے کے متعلق اہم فیصلے

واشنگٹن ۷ ستمبر (بذریعہ تار) امریکہ سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ آٹھویں احمدیہ مسلم کنونشن سینٹ لوئیس میں ۴ ستمبر کو نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوگئی۔ جس میں تبلیغ اسلام کے موجودہ نظام کو وسیع کرنے اور اشاعت کے نئے ذرائع سے فائدہ اٹھانے کے متعلق بعض اہم فیصلے کئے گئے۔ اس ضمن میں مبلغ امریکہ مکرم مولوی نورالحق صاحب انور کی طرف سے موصول شدہ تار کا متن درج ذیل ہے:

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے آٹھویں احمدیہ مسلم کنونشن مورخہ ۴ ستمبر کو سینٹ لوئیس میں نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوگئی الحمد للہ۔ کنونشن میں چاروں مبلغین کرام اور مکرم سید عبدالرحمٰن صاحب کے علاوہ واشنگٹن۔ نیویارک۔ بالٹی مور۔ بوسٹن۔ فلاڈلفیا۔ پٹس برگ۔ شکاگو۔ کلیولینڈ۔ ڈیٹرائٹ اور سنسناٹی کی احمدیہ جماعتوں کے نمائندہ وفود نے شرکت کی۔ کانفرنس کی روداد مقامی اخبارات میں باقاعدگی سے شائع ہوتی رہی۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے کنونشن کو اپنے ایک تازہ پیغام سے نوازا۔ جو حضور نے اس موقعہ پر بذریعہ تار ارسال فرمایا۔ امریکہ میں اسلام کی تبلیغ اور اشاعت کے نئے ذرائع اور طریقوں کے متعلق متعدد اہم تجاویز زیرِ غور آئیں۔"

یونانیوں کے خلاف فسادات کے بعد ترکی کے بڑے بڑے شہروں میں مارشل لاء لگا دیا گیا

انقرہ ۸ ستمبر۔ یونانیوں کے خلاف فسادات کے بعد حکومت ترکی نے انقرہ۔ استنبول اور دوسرے بڑے بڑے شہروں میں مارشل لاء لگا دیا ہے۔ یہ اقدام اس لئے کرنا پڑا۔ کہ قبرص میں ترکی سفارت خانہ میں بم پھٹنے کے واقعہ سے متاثر ہو کر گذشتہ رات استنبول میں ہزاروں ترک نوجوانوں نے جو ترکی جھنڈے اور کمال اتاترک کی تصاویر اٹھائے ہوئے تھے۔ یونانی باشندوں کے سینکڑوں مکانات اور دکانوں کو شدید نقصان پہنچایا۔ مظاہرین کا یہ مشتعل ہجوم "اتاترک زندہ باد" اور "قبرص ترکوں کا ہے" کے نعرے لگا رہے تھے۔ انہوں نے انڈی پنڈنس اسٹریٹ کی اکثر بڑی دکانوں پر پتھر برسائے۔ اور لوہے کی سلاخوں سے سامان کو توڑ پھوڑ دیا۔ ان مظاہروں کے وقت ترکی کی پولیس نے یونانی سفارت خانہ کو گھیرے میں لے لیا تھا۔ تاکہ مظاہرین سفارتی عملے اور سامان کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں۔ نیز پولیس کی مدد کے لئے احتیاطاً فوج بھی طلب کر لی گئی تھی۔

سلطان کی واپسی ضروری ہے

استقلال پارٹی کی قرارداد

قاہرہ ۸ ستمبر۔ مراکش کی استقلال پارٹی کی عاملہ نے اعلان کیا ہے کہ مراکش کے عوام اس وقت تک اپنے ملک کے مستقبل کے متعلق کوئی حل قبول نہیں کریں گے۔ جب تک کہ سابق سلطان سیدی محمد بن یوسف کو غیر مشروط طور پر واپس نہیں لایا جاتا۔ عاملہ نے ایک قرارداد منظور کی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ مراکش کے قوم پرست ریجنسی کونسل کی تجویز کو ہرگز قبول نہیں کریں گے۔ جس کا مقصد ملک کی خود مختاری اور جائز سلطان کی واپسی کو ٹالنا ہے۔

ادھر آج کیسا بلانکا میں ایک ہجوم نے پندرہ یہودی تاجروں کو زخمی کر دیا۔

ڈھاکہ ۸ ستمبر۔ مشرقی بنگال عوامی لیگ کے صدر مولانا عبدالحمید بھاشانی نے وزیر اعظم چوہدری محمد علی کو ایک تار بھیجا ہے۔ جس میں مطالبہ کیا ہے کہ اگر وفاقی دارالحکومت کو کراچی سے منتقل کرنا ہے۔ تو اسے ڈھاکہ میں قائم کیا جائے۔

گالیر چھاؤنی اور گالیر ہالٹ کے درمیان ریلوے لائن ٹوٹ جانے سے ٹرین سروس بند ہوگئی۔ مہاجرین کی قریباً تمام جھونپڑیاں پانی میں ڈوب گئیں۔

اخبار ربوہ

ربوہ ۸ ستمبر۔ امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ طبیعت ابھی تک ویسی ہی ہے۔ اعصابی بے چینی اور کمزوری دونوں کا سلسلہ چل رہا ہے۔ نیز نقرس کا بھی کچھ آغاز محسوس ہوتا ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت بھی ابھی تک خراب ہے اور کمزوری بہت ہے۔ احباب آپ کی صحت یابی کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

اڑیسہ میں سیلاب سے ۱۵۰ ہلاک

بمبئی ۸ ستمبر۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے باعتماد ذرائع کے حوالہ سے یہ خبر دی ہے کہ اڑیسہ کے حالیہ سیلاب میں ڈیڑھ سو اشخاص ڈوب کر ہلاک ہو گئے ہیں۔ دریائے مہاندی کے بند میں شگاف پڑ جانے سے کٹک کو سخت خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ اور سینکڑوں اشخاص جانیں بچانے کے لئے درختوں پر چڑھے ہوئے ہیں۔

تازہ ترین اطلاع کے مطابق چار سو دیہات بالکل تباہ ہو گئے ہیں۔ اور دو لاکھ اشخاص بے خانماں ہو گئے ہیں۔ ایک لاکھ افراد پانی میں گھرے ہوئے ہیں۔

امریکہ میں تین سو اموات

نیویارک ۸ ستمبر۔ ۵ ستمبر کو امریکہ میں یوم مزدور منایا گیا۔ اس موقع پر سڑکوں کے حادثات میں تین سو اموات واقع ہوئیں۔ یہ اعداد گذشتہ سال کے اعداد کے مقابلہ میں ۳۵ فی صدی زیادہ ہیں۔

کراچی میں زبردست بارش

کراچی ۸ ستمبر۔ آج وفاقی دارالحکومت میں چھ گھنٹوں میں چار انچ بارش ہوئی جس سے نشیبی علاقوں میں سیلاب آگیا۔ اکثر مقامات پر کمر تک گہرا پانی جمع ہو گیا۔ کئی لوگ سڑکوں پر کاریں چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اور بسوں کی آمدورفت بند ہو گئی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۵۵ء

تخفیف اسلحہ کا سوال

ایٹم اور ہائیڈروجن بموں کی ایجاد نے دانایانِ فرنگ کو بھی یہ سوچنے پر مجبور کر دیا ہے۔ کہ دنیا کو اس تباہی کے خطرہ سے کس طرح بچایا جا سکتا ہے جو اس ایجاد کی وجہ سے پیدا ہو گیا ہے۔ ہیروشیما اور ناگاساکی پر وہ اپنی اس ایجاد کا کارنامہ دیکھ چکے ہیں۔ پھر آئے دن تجربات ہو رہے ہیں۔ کہ زیادہ سے زیادہ تباہ کن بم تیار کیا جا سکے۔ جس کی تیاری میں امریکہ اور روس ہی نہیں۔ بلکہ دیگر بڑے بڑے مغربی ممالک بھی منہمک ہیں۔

دانایانِ فرنگ یہ سوچنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ کہ اگر کسی آئندہ لڑائی کا موقعہ پیدا ہوا تو ناممکن ہے کہ اس ہتھیار کو کسی نہ کسی وقت استعمال نہ کیا جائے۔ چنانچہ وہ اس بے پناہ طاقت کا رخ جو انشقاق ذرہ کی وجہ سے ان اقوام کے ہاتھ آ گئی ہے۔ پرامن استعمال کی طرف موڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسی ضمن میں سائنسدانوں کی کئی ایک کانفرنسیں بھی ہو چکی ہیں۔ اور ہو رہی ہیں اور آئندہ بھی ہوتی رہیں گی۔

دنیا میں امن قائم رکھنے کی خواہش کا ہر ملک دعویدار ہے۔ امریکہ۔ روس۔ برطانیہ فرانس وغیرہ تمام ممالک یہی اعلان کر رہے ہیں۔ کہ وہ امن چاہتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود ان میں سے ہر ملک زیادہ سے زیادہ تباہی کی مادی طاقت سمیٹنے میں بھی مصروف ہے۔

اگرچہ ایٹم بم کی ایجاد نے واقعی ان ممالک کو خوف زدہ کر دیا ہے۔ مگر دنیا میں امن کے قیام کا خیال اور خواہش نئی چیزیں نہیں ہیں۔ دور جانے کی ضرورت نہیں۔ پہلی عالمگیر جنگ کے بعد سے یہ تمنا ابھر رہی ہے۔ مگر جو تجاویز سوچی جاتی ہیں۔ ان کی ناکامی دوسری عالمگیر جنگ سے واضح ہے۔

اس ضمن میں ان اقوام کے سامنے جو ایک اہم سوال قابلِ غور آتا رہتا ہے۔ وہ تخفیفِ اسلحہ اور تخفیفِ فوج کا ہے۔ اس کے متعلق آج تک بیسیوں تجاویز ہر طرف سے پیش ہوئیں۔ اور مسترد ہوتی رہی ہیں۔ آج ایک تجویز امریکہ پیش کرتا ہے۔ تو روس اس کو مسترد کر دیتا ہے۔ کل روس جو تجویز پیش کرتا ہے۔ امریکہ اور اس کے دوست ملک اس کو مسترد کر دیتے ہیں۔ الغرض ابھی تک یہ اونٹ کسی کروٹ بیٹھتا نظر نہیں آتا۔

اب فرانس نے تخفیف اسلحہ کی کمیٹی میں ایک نئی تجویز پیش کی ہے۔ اس نے کہا ہے کہ

"تخفیف اسلحہ کے منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک نئی عالمی تنظیم قائم کی جائے۔ جس میں تخفیف اسلحہ کے معاہدہ میں شامل ہونے والے تمام ممالک شامل ہوں۔ یہ تنظیم ادارہ اقوام متحدہ سے گہرا رابطہ قائم کر کے کام کرے۔ اور تخفیف اسلحہ کے منصوبہ میں پیش آمدہ مشکلات کا حل تلاش کرے۔"

امریکہ اور برطانیہ نے اس تجویز پر صاد کیا ہے۔ مگر روس نے اس پر رائے زنی کرتے ہوئے کہا ہے:-

"اس سلسلے میں جو تجویز بھی پیش کی جائے روس پانچ بنیادی سوالوں کا جواب حاصل کئے بغیر اس پر غور نہیں کر سکتا۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ کہ معاہدہ میں شامل ہونے والے ممالک فوج میں کتنی تخفیف کریں گے۔ اور کتنی باقی رکھیں گے؟ دوسرا اہم سوال یہ ہے۔ کہ ایٹمی ہتھیاروں کا مستقبل کیا ہو گا کیا مغربی ممالک ایٹمی تجربات کو فی الفور بند کر دینے کے لئے تیار ہیں یا نہیں؟"

فرانس کی طرف سے اس تجویز اور روس کی طرف سے اس کے جواب کا ذکر ہم نے اس لئے کیا ہے۔ تا کہ معلوم ہو جائے۔ کہ تخفیف اسلحہ کی خواہشات کس مرحلہ تک آج تک پہنچی ہیں۔ ظاہر ہے کہ ابھی اس مسئلہ پر سنجیدگی سے سوچنے کی ابتدا بھی نہیں ہوئی۔ اور ان اقوام کے سامنے جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے۔ یہ سوال کوئی آج ہی پیش نہیں ہوا۔ بلکہ ایک مدتِ مدید سے چلا آتا ہے۔ یہ اقوام ابھی اس مسئلہ پر سنجیدگی سے سوچنے کی ابتدا بھی نہیں کر سکیں۔ اس کی وجہ پچھلے تجربات کی بنا پر ایک دوسرے پر نہایت درجہ بد اعتمادی ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس باہمی بد اعتمادی کی وجہ کیا ہے۔ اس کی وجہ بھی ظاہر ہے۔ ایک شریعت مرنجاں مرنج انسان تو شاید یہ سوچے گا۔ کہ اگر یہ اقوام اپنے اپنے ملک کے عوام کی بہبودی کے لئے کام کریں۔ تو باہمی بد اعتمادی پیدا نہیں ہو سکتی۔ یہ درست ہے اس لئے باہمی بد اعتمادی کی اصل وجہ یہی ہے۔ کہ ان اقوام کو مادی قوت نے نہ صرف پرلے درجہ کا مغرور ہی کر دیا ہے۔ بلکہ حرص و ہوا نے انہیں اندھا کر رکھا ہے۔ جہاں تک اپنے اپنے ملک کا تعلق ہے۔ شاید وہ ایک دوسرے کو گزند پہنچانا نہیں چاہتیں۔ . . . . .

ان کے پیشِ نظر تو مادی قوت میں کمزور اقوام کی لوٹ کھسوٹ ہے۔ ہر ایک ان میں سے یہ چاہتی ہے۔ کہ تمام دنیا پر اسی کی ہی ٹھیکیداری قائم ہو جائے۔ وہ باہم صلح اور امن کے قیام کے معاہدات چاہتی ہیں۔ تو اس لئے نہیں کہ وہ واقعی دنیا میں امن کی خواہشمند ہیں۔ اور انسانوں کی تباہی نہیں پسند کرتیں۔ بلکہ وہ امن اس لئے چاہتی ہیں۔ کہ جن جن کمزور اقوام پر انہوں نے اپنا اپنا اثر و رسوخ قائم کر لیا ہوا ہے۔ یا آئندہ اس کا امکان ہے۔ اس میں ایک دوسرا رخنہ اندازی نہ کرے۔ اور ہر ایک اپنے اپنے حلقۂ اثر میں لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم رکھ سکے۔

فرانس کی منافقت کا اندازہ کیجئے ایک طرف تو وہ تخفیف اسلحہ کی تجویز اس لئے پیش کرتا ہے کہ دنیا میں امن قائم ہو۔ مگر دوسری طرف مراکش اور الجزائر میں امریکی اسلحہ کی مدد سے خونریزی کو ناجائز نہیں سمجھتا۔ اور ان ممالک کو ہر صورت میں اپنے زیرِ نگیں رکھنا چاہتا ہے۔ تا کہ اس ملک کی پیداوار سے فائدہ اٹھاتا رہے۔ یہی حال برطانیہ امریکہ اور روس کا ہے۔ ان کے باہم امن و صلح کے معاہدات ایسے ہی ہیں۔ جیسے چند ڈاکو ڈاکے ڈالنے کے لئے علاقے تقسیم کر لیں۔

بات یہ ہے کہ جب تک یہ اقوام اپنی ذہنیت نہیں بدلیں گی۔ اس وقت تک تخفیف اسلحہ و فوج کی تجاویز۔ ایٹمی ہتھیاروں پر پابندیاں سب بیکار ثابت ہوں گی۔ اور ان کی لوٹ کھسوٹ کی ذہنیت اس وقت تک نہیں بدل سکتی۔ جب تک کوئی اخلاقی قانون ان پر اثر انداز نہ ہو۔ ایسا قانون روحانی قانون ہی ہو سکتا ہے۔ جس کی بنیاد خدا پرستی اور موت کے بعد پاداشِ عمل پر ہو۔

ایٹمی ہتھیاروں کی تباہی سے دنیا کو بچانے کے لئے کوئی ایسی کھوکھلی تجویز کبھی کارآمد ثابت نہیں ہو سکتی۔ جس کی ناکامی کا بارہا تجربہ ہو چکا ہے۔ اس تباہی سے صرف ایک بات ہی بچا سکتی ہے۔ کہ تمام سائنسدان جن کو ان اقوام نے ایٹمی ہتھیار بنانے پر لگا رکھا ہے۔ ایسے خوفناک ہتھیار بنانے سے کلی طور پر انکار کر دیں۔ اور موت کے بالمقابل ایسا کریں۔ مگر ایسی عظیم قربانی خوفِ خدا اور خوفِ معاد کے بغیر کس طرح ہو سکتی ہے۔

مجلس استقبالیہ

ربوہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی سفر یورپ سے مراجعت پر حضور کے استقبال کے لئے جملہ انتظامات کے لئے صدر انجمن احمدیہ نے ایک استقبالیہ کمیٹی جو مندرجہ ذیل اراکین پر مشتمل ہے۔ مقرر کی ہے۔

(۱) صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نمائندہ مجلس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ۔
(۲) صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب نمائندہ میونسپل کمیٹی۔
(۳) مولانا جلال الدین صاحب شمس نمائندہ صدر انجمن احمدیہ۔
(۴) چودھری ظہور احمد صاحب نمائندہ صدر انجمن احمدیہ۔
(۵) چودھری صلاح الدین صاحب نمائندہ صدر انجمن احمدیہ۔
(۶) صاحبزادہ میاں عبد المنان صاحب عمر نمائندہ تحریک جدید۔
(۷) چودھری ظہور احمد صاحب باجوہ نمائندہ تحریک جدید۔
(۸) ڈاکٹر فرزند علی صاحب صدر عمومی نمائندہ لوکل انجمن۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اس کمیٹی کے صدر اور چودھری ظہور احمد صاحب (آڈیٹر) سکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔

درخواست دعاء

(۱) مولوی محمد عبد الحفیظ صاحب نائب پریذیڈنٹ پراونشل انجمن احمدیہ مشرقی پاکستان کو بوجہ سخت علالت کے ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ حالت نازک ہے۔ آپ سلسلہ کے پرانے خادم ہیں۔ ابھی ابھی انہوں نے کشتی نوح کا بنگلہ میں ترجمہ کیا۔ اور چھپوانے کی غرض سے پریس میں بھی دیا گیا اس مبارک کام کے دوران میں آپ زیادہ بیمار ہو گئے۔ اور حالت نازک صورت اختیار کر گئی ہے۔ بزرگان جماعت و احباب سے درخواست ہے۔ کہ اس مخلص خادم سلسلہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(مظفر الدین چودھری اسسٹنٹ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز)

ولادتِ مسیح علیہ السلام کے متعلق قرآنی بیان کی عظمت

"رُطَباً جَنِیّاً" کے الفاظ میں عیسائی دنیا کی ایک تاریخی غلطی کا ازالہ

از مکرم شیخ عبد القادر صاحب لائلپور

(۳)

اب عیسائی محققین بھی اس غلطی پر آگاہ ہو چکے ہیں۔ چنانچہ وہ تسلیم کرتے کہ ہماری روایات غلط ہیں حضرت مسیحؑ گرمیوں میں پیدا ہوئے تھے نہ کہ سردیوں میں۔

چند شہادتیں درج ذیل ہیں۔

(۱) پیکس تفسیر بائیبل میں انجیل لوقا کے مفسر پرنسپل اے جے گریو ایم۔ اے ڈی ڈی کی طرف سے لوقا کے اس بیان پر کہ حضرت مسیحؑ کی پیدائش جس موسم میں ہوئی تھی۔ اس وقت چرواہے گلّوں کو باہر نکال کر کھلے میدان میں راتیں بسر کرتے تھے۔ مندرجہ ذیل تبصرہ موجود ہے۔

"The season would not be December our christmas day is a comparatively later tradition, found first in the west" (page 727)

کہ یہ موسم ماہ دسمبر کا نہیں ہو سکتا۔ ہمارا کرسمس ڈے مقابلۃً بعد کی ایک روایت ہے۔ جو کہ پہلے پہل مغرب میں پائی گئی۔

(۲) جے سٹی ورٹ کی تحقیق یہ ہے کہ حضرت مسیح ستمبر یا اکتوبر میں پیدا ہوئے پیکس تفسیر بائیبل میں لکھا ہے۔

"J Stewart (when did our Lord actually live ?) arguing from an Angora temple incription and a quotation in an old Chinese classic which speaks of the Gospel story reaching China A.D 25-28 puts the birth of Jesus in in 8 B.C. (Sept or oct) (P. 967)

جے سٹی ورٹ نے اپنی تصنیف میں معبد انگورا کے ایک کتبہ اور ایک مستند قدیم چینی مصنف کے حوالہ سے یہ استدلال کیا ہے۔ کہ مسیح آٹھ سال قبل مسیح میں پیدا گویا موجودہ عیسوی سال آٹھ سال بعد مسیح شروع ہوا۔ جے سٹی ورٹ کے نزدیک ستمبر یا اکتوبر کے مہینہ میں آپ کی پیدائش ہوئی مذکورہ قدیم چینی مصنف نے انجیلی کہانی کا ذکر کیا ہے۔ کہ یہ چین میں ۲۵ تا ۲۸ سن عیسوی میں پہونچی۔"

(۳) بشپ بارنس اپنی کتاب "Rise of christianity" میں تحریر کرتے ہیں۔

"اگر اس تعین کے لئے کوئی قطعی ثبوت نہیں ہے۔ کہ ۲۵ دسمبر ہی مسیح کی پیدائش کا دن تھا۔ اگر ہم لوقا کی بیان کردہ ولادت مسیح کی کہانی پر یقین کر لیں کہ اس موسم میں گڈریے رات کے وقت اپنی بھیڑوں کے گلہ کی نگرانی بیت لحم کے قریب کھیتوں میں کرتے تھے تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ کی پیدائش موسم سرما میں نہیں ہوئی۔ جبکہ رات کو ٹمپریچر اتنا گر جاتا ہے۔ کہ یہودیہ کے پہاڑی علاقہ میں برفباری ایک عام بات ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا کرسمس ڈے کافی بحث وتمحیص کے بعد قریباً ۳۰۰ء میں متعین کیا گیا" صفحہ ۷۹

ان حوالہ جات سے قرآنی بیان کی صداقت روز روشن کی طرح ظاہر ہے

(۸) تیسری صدی عیسوی میں اس مسئلہ پر کافی بحث وتمحیص ہوئی کہ حضرت مسیح کے یوم پیدائش کے لئے کونسا دن مقرر کیا جائے۔ ایک طرف انجیل لوقا سے اشارہ ملتا تھا کہ آپ گرمیوں میں پیدا ہوئے اور دوسری طرف ارباب کلیسا نے یہ دیکھا۔ کہ بہت سے سورج دیوتا ۲۵ دسمبر یا اس سے ایک آدھ دن بعد پیدا ہو چکے تھے۔ چنانچہ مسیح سے پانچ چھ سو سال پہلے بھی ۲۵ دسمبر ایک مقدس تاریخ سمجھی جاتی تھی روم میں یہ دن مشرکین ایک تہوار کے طور پر بڑی دھوم دھام سے منایا کرتے تھے۔ ارباب کلیسا نے اس دن کی مقبولیت کے پیش نظر حضرت مسیح کی پیدائش کا دن بھی یہی مقرر کر دیا۔ مقصد یہ تھا۔ کہ مشرکین کو عیسائیت میں آ کر غیریت کا احساس نہ ہو۔ پہلے وہ اس تاریخ کو متھرا دیوتا یا دوسرے سورج دیوتاؤں کا دن مناتے تھے۔ اب وہ حلقہ بگوش عیسائیت ہو کر "خداوند یسوع" کا یوم پیدائش منانے لگے۔ یوم ولادت مسیح کا یہ تاریخی پس منظر ہے۔ جو کہ مندرجہ ذیل مستند کتابوں میں درج ہے

(۱) انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا زیر لفظ کرسمس

(۲) چیمبرز انسائیکلو پیڈیا زیر لفظ کرسمس

(۳) پیکس تفسیر بائیبل صفحہ ۶۳۲

(۴) Rise of Christianity p.79

تاریخ ولادت کے متعلق ارباب کلیسا کے اس فیصلہ سے پیشتر مختلف تاریخ ہائے پیدائش عیسائی علما میں زیر بحث تھیں۔ بعض اپریل اور مئی میں تاریخ پیدائش تلاش کرتے تھے۔ بعض مارچ اور اپریل میں بعض جنوری کے خیال میں تھے۔[۱] غرض ایک اچھا خاصہ اختلاف تھا جو کہ علماء کے حلقہ میں قرون اولیٰ سے چلا آتا تھا۔ یہ اختلاف آج تک قائم ہے۔ کوئی یقینی تاریخ علماء متعین نہیں کر سکے۔ ۲۵ دسمبر کی تاریخ کو علماء بائیبل سراسر غیر یقینی سمجھتے ہیں۔ اور آج بھی نئی نئی تاریخیں مقرر ہوتی ہیں۔

قرآن مجید چونکہ اہل کتاب کے اختلافات میں حکم وعدل بن کر آیا۔ اس لئے سورۂ مریم میں ایام ولادت مسیح میں پکی ہوئی کھجوروں کا ذکر لا کر اس جھگڑے کا فیصلہ کر دیا۔ کہ آپ کی پیدائش اگست ستمبر میں سخت گرمی کے موسم میں ہوئی نہ کہ شدید سردیوں میں۔ اس قرآنی وضاحت سے یہ بھی ثابت ہو گیا۔ کہ لوقا کا بیان درست ہے۔ جس میں سخت گرمی کے ایام میں مسیح کی پیدائش کا ذکر ہے۔ اور وہ روایات باطل ہیں جن میں شدید سردیوں میں آپ کی پیدائش کا بیان ملتا ہے۔ کیونکہ سردیوں والی تاریخ سورج دیوتاؤں کے ایام پیدائش کی خوشہ چینی ہے۔ نہ کہ حقیقی تاریخ ولادت

(۹) آخر میں مجھے بے گانوں سے نہیں بلکہ اپنوں سے کچھ شکوہ بھی کرنا ہے۔ ہماری تفاسیر میں لکھا ہے۔ کہ جونہی حضرت مریمؑ نے درخت ہلایا سوکھے درخت میں کھجور کے خوشے نمودار ہو گئے۔ حالانکہ اس قسم کے اقوال بھی موجود تھے۔ کہ وہ کھجور کے پھل کا موسم تھا۔ لیکن ان کو خاطر میں نہ لایا گیا۔ اور عام طور پر یہ لکھ دیا گیا کہ بے ثمر درخت معجزانہ طور پر ثمردار ہو گیا۔ تفسیر ابن کثیر میں اس موقعہ پر لکھا ہے۔

"کہتے ہیں کہ یہ درخت سوکھ پڑا تھا۔ اور یہ قول بھی ہے۔ کہ پھل دار تھا۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس وقت وہ درخت کھجوروں سے خالی تھا۔ لیکن حضرت مریم کے ہلاتے ہی اس میں سے قدرتِ خدا سے کھجوریں جھڑنے لگیں۔" (تفسیر سورۂ مریم)

افسوس کہ عام مفسرین اس تاریخی نکتہ تک نہ پہونچ سکے جو تازہ کھجوروں کی موجودگی کے ذکر سے قرآن مجید نے پیدا کیا ہے۔ بعض مفسّر اس طرف گئے بھی کہ اس وقت کھجور کے پھل کا موسم تھا۔ لیکن ان کا نقطۂ نظر دب گیا ابھرا نہیں۔

عصر حاضر میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ اور بعض دوسرے احمدی مفسرین نے قرآن مجید کے اس تاریخی نکتہ کی طرف ہماری راہ نمائی کی کہ "رطباً جنیا" کے ذکر میں مقصد اعجاز مسیحا نہیں بلکہ یہ اعجاز قرآن ہے۔ کہ عیسائی دنیا کی ایک تاریخی غلطی کی طرف مختصر الفاظ میں توجہ دلائی گئی سچ فرمایا ہے

جمیع العلم فی القرآن لکن
تقاصر عنہ افہام الرجال

[۱] اس اختلاف کے لئے ملاحظہ ہو انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا اور چیمبرز انسائیکلو پیڈیا میں مقالہ زیر لفظ "کرسمس"

دوسری سہ ماہی کا نصاب

اور قائدین خدام الاحمدیہ

۱۵ مئی سے ۱۵ اگست ۱۹۵۵ء تک دوسری سہ ماہی کے لئے ذیل کا نصاب مقرر تھا۔ (۱) ریویو بر مباحثہ جکڑالوی (۲) تجلیات الٰہیہ (۳) ختم نبوت کی حقیقت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بلند شان

مجالس کے حسب سابق اپنے طور پر امتحان لینا تھا اور اس کے نتائج سے مرکز کو آگاہ کرنا تھا لیکن ابھی تک صرف ایک مجلس کی طرف سے نتائج موصول ہوئے ہیں۔ جن جن مجالس میں یہ امتحان لیا گیا ہے ان کے قائدین کرام سے گزارش ہے کہ وہ نتائج سے جلد از جلد مرکز کو آگاہ کریں تاکہ مرکز سندات بھجوانے کا اہتمام کر سکے۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ)

مغربی افریقہ (گولڈ کوسٹ) میں احمدی مبلغین کی تبلیغی مساعی

۸۰ اشخاص کا قبول اسلام۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے پر احتجاج۔ جلسہ سیرۃ النبیؐ۔ لٹریچر

ملاقاتوں اور تقاریر کے ذریعے دعوت اسلام

گولڈ کوسٹ مشن کی سہ ماہی رپورٹ

از مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر انچارج گولڈ کوسٹ مشن بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

قریباً ایک سال پاکستان میں رہنے کے بعد خاکسار مورخہ ۲۲ر مارچ کو گولڈ کوسٹ مع اہل و عیال پہنچا۔ برادرم صوفی محمد اسحاق صاحب بھی جنہیں علاقہ اشانٹی کے لئے مبلغ مقرر کیا گیا ہے۔ میرے ہمراہ تھے دوسرے دن برادرم محمد افضل صاحب قریشی قائم مقام مبلغ انچارج سے مشن کا چارج لیا۔ مورخہ ۲۶ر مارچ بیرون علاقہ جات سے اکابر جماعت سالٹ پانڈ جمع ہوئے۔ اور مجموعی طور پر انہوں نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ جس کا خاکسار نے بالتفصیل جواب دیا۔ اور صوفی صاحب نے بھی جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ ہفتہ عشرہ کے قیام کے بعد صوفی صاحب کو علاقہ اشانٹی میں بھیجا گیا۔ تاکہ وہ برادرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم سے اشانٹی کا چارج لیں اور انہیں پاکستان جانے کے لئے فارغ کریں۔ لوکل مرکزی معاملات کے جائزہ لینے کے بعد خاکسار نے جماعت کی تعلیمی تبلیغی۔ تربیتی اور مالی اغراض کے پیش نظر بعض اہم مقامات کا دورہ شروع کیا اور عرصہ زیر رپورٹ میں اکیس مقامات کا دورہ کیا۔ ۳۱ تقاریر کیں ۱۲ خطبات جمعہ پڑھائے ۱۷۱۷ میل سفر طے کیا اور ۱۲۵ اشخاص سے پرائیویٹ ملاقات کی۔ جن میں سے قابل ذکر اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف ایجوکیشن سیکنڈری سکولز گولڈ کوسٹ۔ سینئر ایجوکیشن آفیسر کیپ کوسٹ۔ سینئر ایجوکیشن آفیسر Winneba۔ ایک پروفیسر گورنمنٹ ٹیچر ٹریننگ کالج Winneba پرنسپل ایمرجنسی کالج سالٹ پانڈ۔ مسٹر مظفر بیڈن داروغہ جیل۔ کیپ کوسٹ مسٹر کونی باکو ممبر اسمبلی و سکرٹری وزارت۔ اسسٹنٹ بشپ Sunyani مشن پادری انچارج میتھوڈسٹ پادری انچارج رومن کیتھولک اور پادری انچارج انگلش چرچ مشن سالٹ پانڈ وغیرہ ہیں۔

جلسہ سیرۃ النبیؐ: مورخہ ۱۰ر اپریل بمقام A.C.C. ہٹ دارالخلافہ گولڈ کوسٹ ایک سیرۃ النبیؐ کا جلسہ کمیونٹی سنٹر میں منعقد ہوا۔ برادرم مولوی عبدالقدیر صاحب اور مسٹر مفتوح ایڈ اشانٹی مسلمان نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوانح حیات کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور خاکسار نے فرائض صدارت ادا کئے اور تقریر بھی کی۔ حاضرین نے تقاریر کو بہت ہی پسند کیا اور تجویز پیش کی کہ آئندہ بھی وقتاً فوقتاً ایسے اجلاس منعقد کئے جائیں تاکہ پبلک ان مواقع سے مستفید ہو سکے۔

احتجاج: یہاں کے ایک کثیر الاشاعت اخبار ڈیلی گرافک میں A.C.C. کمپنی کی ایک برانچ کمپنی نے ایک اعلان شائع کرایا۔ جس میں بعض ایسے فقرات شامل تھے۔ جن سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہوتی ہے۔

اعلان مذکور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے میں نے ایڈیٹر اخبار کو بطور احتجاج پہلے تار دیا۔ اور بعد ازاں ایک لمبی تحریر بھیجی جس کی کاپی مینیجر A.C.C کمپنی کو بھی ارسال کی۔ اور ان پر واضح کیا کہ ان فقرات میں بانیٔ اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کی گئی ہے۔ اور میں تمام مسلمانوں کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے اس پر احتجاج کرتا ہوں۔ میرے احتجاج کے جواب میں مینیجر کمپنی نے اظہار افسوس کیا اور ایڈیٹر اخبار نے معذرت کرتے ہوئے اخبار میں میرے احتجاج کا ذکر کیا۔ اور میرے خط کے بعض فقرات بھی شائع کئے

مندرجہ کام کے علاوہ خاکسار روزانہ درس دیتا رہا۔ جملہ انتظامیہ امور جماعت سرانجام دیئے گئے۔ قریباً تمام مدارس احمدیہ کا معائنہ کیا۔ یومیہ ڈاک آمدہ از افسران حکومت۔ محکمہ تعلیم۔ اساتذہ سکولز احباب جماعت۔ پاکستان و افریقن مبلغین اور مرکزی ڈاک کے جوابات دیئے جاتے رہے۔ وقتاً فوقتاً مجلس عاملہ کے منعقد ہونے والے اجلاس میں بھی شریک ہوتا رہا۔

قرآن مجید کا فینٹی زبان میں ترجمہ

مرکز سے چلنے سے پہلے میں نے مصمم ارادہ کیا تھا۔ کہ اگر اللہ تعالےٰ توفیق بخشے۔ تو اس دفعہ گولڈ کوسٹ کی کسی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع کیا جائے۔ چنانچہ یہاں پہنچتے ہی میں نے اسباب کا اہتمام کیا۔ اور فینٹی میں قرآن مجید کے ترجمہ کے کام کو شروع کرا دیا۔ اللہ تعالےٰ اس کی سرانجام دہی کی توفیق بخشے۔ آمین

نومبائعین: سہ ماہی زیر رپورٹ میں ۸۰ نو مبائعین سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

مبلغین کی روانگی: مورخہ ۲۶ر مئی مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم پاکستان روانہ ہوئے اور مورخہ ۲۲ر جون حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مولوی محمد اسحاق صاحب صوفی گولڈ کوسٹ سے فری ٹاؤن تشریف لے گئے۔

برادرم سعود احمد صاحب عرصہ زیر رپورٹ میں گولڈ کوسٹ کے زیر اہتمام شائع ہونے والے اخبار Sunrise کو مرتب کر کے شائع کرتے رہے۔ ایڈیٹوریل کے علاوہ دوسرے مضامین اور اخبار کا بھی وہ خود ہی اہتمام کرتے رہے۔ مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم اخبار کے چھپوانے اور تقسیم کرنے میں ان کی مدد کرتے رہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اخبار تبلیغی اغراض کے ماتحت حکومت کے وزراء۔ ڈائرکٹرز محکمہ جات۔ عیسائی مشنوں کے اہم اداروں یونیورسٹی کالج اور کالج آف ٹیکنولوجی کے پروفیسروں کو بھجوایا جاتا رہا۔ ماہ مئی کے ایڈیٹوریل میں حکومت کے ریڈیو پر عیسائی سروس ہونے پر اعتراض کیا اور مطالبہ کیا گیا۔ کہ ایسا حق دوسرے فرقوں کو بھی ملنا چاہیئے۔ اس پر اشانٹی ریجنل انفرمیشن سروس کے انچارج نے دس منٹ ہفتہ میں احمدیہ مشن کو دینے کی سفارش کی ہوئی ہے۔

سیکنڈری سکول میں تعلیمی فرائض ادا کرتے رہے۔ امسال ہمارے سیکنڈری سکول کا پہلا گروپ جس نے کیمبرج یونیورسٹی سے سینئر کیمبرج کا امتحان پاس کیا ہے اس کا نتیجہ بفضل خدا سو فیصدی تھا۔ ان کے مضامین۔ انگریزی گرامر۔ کمپوزیشن اور تاریخ جدید انگلستان وغیرہ تھے ان مضامین کا نتیجہ دوسرے مضامین سے ممتاز رہا۔ گریمر اور کمپوزیشن کے مضمون میں تین طلباء میں سے ایک نے امتیاز حاصل کیا۔ اس نتیجہ کا اخبار میں اعلان کرتے ہوئے گورنمنٹ سے سکول کے لئے گرانٹ کی درخواست کی۔ Prempeh کالج کماسی میں ایک جرمن پروفیسر نے جو کہ جغرافیہ کے انچارج ہیں اپنی سوسائٹی کے ماتحت پاکستان پر تقریر کرائی۔ طلباء نے تقریر میں اچھی دلچسپی لی۔ مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم کی پاکستان کو واپسی پر کماسی کے معززین کو الوداعی دعوت پر بلایا گیا شاہ اشانٹی کے سینئر سکرٹری پرائیویٹ چیف ایجوکیشن اسسٹنٹ ڈپٹی کمشنر اور اخبار کے نمائندوں کو اس میں شامل ہونے کا موقعہ ملا۔ بعد ازاں اس پارٹی کی خبر اخبار Graphic اور اشانٹی پائنیر میں شائع کرائی۔ مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم نے کچھ کتب اشانٹی لائبریری میں دیں۔ اس خبر کو بھی اخبار میں شائع کرایا۔ مولوی نذیر احمد علی صاحب مرحوم کی وفات کی خبر عام اخبار اور حکومت کے پریس ریلیز میں دی۔ جو انہوں نے اشانٹی کی۔ تبلیغی فریضہ کو ادا کرنے کی خاطر وہ تین مقامات Nkawkaw Bompata Dunkwa گئے۔ اور پبلک لیکچر دیئے۔ انکم ٹیکس آفیسر پبلک ریلیشنز آفیسر۔ سوشل ویلفیئر آفیسر۔ پرنسپل اور وائس پرنسپل کماسی کالج آف ٹیکنولوجی کے ساتھ ملاقات کی اور اسلام کے متعلق ان سے دلچسپ گفتگو ہوئی۔ (باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

حضرت مولوی عبدالمغنی خان صاحب رضی اللہ عنہ کی علالت اور وفات کے مختصر حالات

(از مکرم عبدالمنان خان صاحب پسر حضرت مولوی صاحب مرحوم)

میرے والد محترم حضرت مولوی عبدالمغنی خان صاحب سابق ناظر بیت المال و دعوۃ و تبلیغ ایک عرصہ سے انتڑیوں کی شدید تکلیف کی وجہ سے بیمار چلے آ رہے تھے۔ ابتداءً ربوہ میں علاج کرایا جاتا رہا۔ مگر کچھ افاقہ نہ ہوا۔ مرض بڑھتا چلا گیا۔ اور صحت کمزور ہوتی چلی گئی۔ مورخہ ۱۴ر جولائی ۱۹۵۵ء کو بغرض علاج محترم برادرم میجر محمد وقیع الزمان خان صاحب نے انہیں سیالکوٹ بلا لیا۔ وہاں ڈاکٹر کرنل شفیع صاحب میڈیکل سپیشلسٹ اور ڈاکٹر میجر اکرم سرجیکل سپیشلسٹ کے زیر علاج رہے۔ بعد تحقیقات و باہمی مشورہ وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ حضرت والد صاحب کے پیٹ میں کینسر (یعنی سرطان) ہے۔ جس کا علاج سوائے اپریشن کے کوئی نہیں۔

سیالکوٹ میں آپ ایک ماہر یونانی طبیب کے بھی زیر علاج رہے۔ انہوں نے بھی یہی مشورہ دیا۔ کہ میو ہسپتال میں لے جا کر اس امر کی تحقیق کر لی جائے۔ کہ کینسر تو نہیں۔ کیونکہ طب یونانی میں بھی تا حال کینسر کا کوئی علاج معلوم نہیں ہو سکا۔

مورخہ ۱۹ر اگست ۱۹۵۵ء کو حضرت والد صاحب کو سیالکوٹ سے لاہور لے جا کر میو ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ ڈاکٹر ریاض قدیر صاحب سرجن اور ڈاکٹر یعقوب صاحب آپ کے معالج تھے۔ بعض ادویہ اور متعدد ایکسریز کے ذریعہ وہ اس نتیجہ پر پہنچے۔ کہ انتڑی میں کینسر ہے۔ جو کافی خطرناک صورت اختیار کر چکا ہے۔ جس کا اثر جگر تک ہو چکا ہے۔ اس لئے سوائے اپریشن کے کوئی اور چارہ نہیں۔ مگر اس وقت حضرت والد صاحب اس قدر نحیف اور لاغر ہو چکے تھے۔ کہ اپریشن نہیں ہو سکتا تھا۔ طاقت کے ٹیکے لگائے گئے۔ خون دیا گیا۔ مگر بے سود۔ کمزوری بڑھتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ ہر وقت بے ہوشی کی سی حالت رہنے لگی۔ مورخہ ۲۹، و ۳۰ر اگست ۱۹۵۵ء کی درمیانی شب تو نہایت مایوس کن تھی۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب کو والد صاحب کی حالت سے مطلع کیا گیا۔ چنانچہ حضرت میاں صاحب نے ازراہ شفقت ڈاکٹر ریاض قدیر صاحب کو ذاتی چٹھی لکھی۔ اور ان کی رائے طلب کی۔ سو ڈاکٹر ریاض قدیر صاحب اور ڈاکٹر یعقوب صاحب کی رائے کے مطابق کہ اس وقت اپریشن ناممکن ہے۔ اور اس کے سوا کوئی علاج نہیں۔ مورخہ ۳۱ر اگست ۱۹۵۵ء والد صاحب کو میو ہسپتال سے واپس ربوہ لایا گیا۔ اور میو ہسپتال کا مجوزہ علاج جاری رہا۔

جب گاڑی ربوہ سٹیشن پر پہنچی۔ تو حضرت والد صاحب کو بتایا گیا۔ کہ آپ ربوہ پہنچ گئے ہیں۔ تو ایسے معلوم ہوا۔ جیسے آپ میں زندگی کی روح دوڑ گئی ہے۔ آپ آنکھیں کھولتے اور احباب کو دیکھ کر پہچاننے کی کوشش کرتے تھے۔ چنانچہ محترم حضرت ڈاکٹر غلام غوث صاحب نے آپ کو السلام علیکم کہا۔ تو آپ نے صرف آنکھ کھول کر دیکھا۔ چنانچہ اس خیال سے کہ شاید آپ نے پہچانا نہ ہو۔ بتایا گیا۔ کہ ڈاکٹر غلام غوث صاحب السلام علیکم کہتے ہیں۔ تو آپ فرمانے لگے۔ "پہچان لیا"، "وعلیکم السلام"۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ رات تو نسبتاً اچھی گذر گئی۔ مگر پھر وہی نیم بے ہوشی کی سی حالت ہو گئی۔ نہایت درجہ کمزور اور لاغر ہو گئے۔ گھبراہٹ بہت زیادہ ہو گئی۔ بالآخر ۲ر ستمبر کو ۲ بجکر ۳۹ منٹ پر آپ انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ربوہ آنے کے دوسرے دن حضرت میاں بشیر احمد صاحب دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ اس وقت والد صاحب کی حالت بہت کمزور تھی نیز حضرت میاں صاحب کو دیکھ کر کچھ رقت کی سی حالت ہو گئی۔ جس کی وجہ سے آپ بول نہیں سکے۔ حضرت میاں صاحب نے چند منٹ تشریف رکھی۔ اور دعا کے بعد واپس تشریف لے آئے۔

میں اپنے پیارے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور درویشان قادیان سے خصوصاً اور اسی طرح تمام احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ حضرت والد صاحب مرحوم کی بلندئ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم پسماندگان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

وقار عمل

ہفتہ میں کم از کم ایک بار وقار عمل منایا جانا نہایت ضروری ہے۔ اور اس میں جملہ خدام کی شمولیت لازمی ہے۔

(مہتمم وقار عمل)

شکریہ احباب

(از لطف المنان صاحب پسر الحاج حکیم فضل الرحمٰن صاحب مرحوم)

محترم اباجان الحاج حکیم فضل الرحمٰن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیماری کے ایام میں اور وفات پر جن احباب نے ہمارے ساتھ ہمدردی اور تعاون کیا ہے۔ ہم ان کے تہ دل سے ممنون ہیں خاص طور پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی اور حضرت میاں عزیز احمد صاحب کی کمال ہمدردی اور شفقت غمزدہ افراد خاندان کے لئے تسکین قلب کا باعث ہوئی۔

باوجودیکہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب خود بیمار تھے۔ اباجان کے علاج میں قیمتی مشورہ دیتے اور ان کی صحت کے متعلق دریافت فرماتے رہے۔

آپ کو جس وقت اباجان کی وفات کا علم ہوا۔ تو آپ نے فوراً صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ان کی تدفین کے متعلق خاص ہدایات بھجوا دیں۔ جس کی وجہ سے نعش کو ربوہ لانے اور دفن کرنے میں کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑا۔ جس دن آپ لاہور سے ربوہ تشریف لائے۔ اسی شام ہمارے غم خانہ پر تشریف لا کر والدہ محترمہ اور دیگر افراد خاندان کے ساتھ نہایت محبت و شفقت اور ہمدردی کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ اور آپ کی عمر میں برکت ڈالے۔ (آمین)

میں اظہار تعزیت کے تمام خطوط کا جواب فرداً فرداً نہیں دے سکتا۔ اس لئے الفضل کی وساطت سے ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ آئندہ بھی ہمارے لئے دعائیں فرماتے رہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں محترم اباجان رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ اور احمدیت اور اسلام کے سچے خادم بنائے۔ آمین۔

ضروری ہدایت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "کشتی نوح" کا مطالعہ

"کشتی نوح" سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ کتاب ہے۔ جس میں جماعت احمدیہ کے احباب کے لئے تعلیم درج کی گئی ہے۔ وہ تعلیم ایسی اعلیٰ ہے۔ کہ اگر اس کے مطابق عمل بنایا جائے۔ تو انسان دین و دنیا میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے انسان رذائل زندگی سے پاک ہو جاتا ہے۔ اور روحانی قوت بڑھتی ہے۔ موجودہ وقت میں اس کتاب کے مطالعہ کی بہت ضرورت ہے۔ نظارت ہذا تمام جماعتوں سے درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ اس کتاب کو درس کی صورت میں بھی احباب جماعت کو سنانے کا انتظام کریں۔ اور تمام احباب فرداً فرداً بھی اس کا مطالعہ فرماویں۔ اور استفادہ کریں۔ ماہ ستمبر میں یہ کتاب ختم ہو جانی چاہیئے۔ اور اس کے متعلق مقامی جماعتوں سے رپورٹ آنی چاہیئے۔ امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان نگرانی کا انتظام فرماویں۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

اعلان دار القضاء

میاں محمد ثناء اللہ صاحب ساکن لاہور نے درخواست دی ہے۔ کہ ان کے والد میاں رحمت اللہ صاحب مرحوم برتن فروش فوت ہو چکے ہوئے ہیں۔ ان کے نام مکان نمبر ۲ واقعہ محلہ دار الرحمت ربوہ میں الاٹ ہے۔ اسے ورثاء (چار لڑکے اور تین لڑکیوں) کے نام منتقل کیا جائے۔ اس لئے اس انتقال پر اگر کسی کو اعتراض ہو۔ تو پندرہ یوم کے اندر اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء)

داخلہ میڈیکل ایڈ پیتھالوجی و الیکٹرالوجی کلاس کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور

درخواستیں ۵۵-۹-۱۵ تک بنام پرنسپل کورس ۹ ماہ۔ شرائط: میڈیکل گریجوایٹ پنجاب۔ سرحدی صوبہ و مشرقی پاکستان فیس سیشن -/۱۰۰ (سول لاہور ۵۵-۸-۳۱)

(ناظر تعلیم و تربیت)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے اجتماعی دعاء

مورخہ ۵۵-۹-۳ کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خیریت سے واپسی اور درازئ عمر اور صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی گئی۔ صدقہ کی بھی تحریک کی گئی۔ (محمد علی زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب)

"خدام الاحمدیہ مذہبی جماعت ہے سیاسی نہیں"

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا پندرھواں (۱۵) سالانہ اجتماع

۲۸-۲۹-۳۰ ر اکتوبر ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ

نوجوانانِ احمدیت کے اس نہایت اہم اجتماع میں :-

۱- خادمانہ زندگی بسر کرنے کی عملی تربیت دی جاتی ہے -

۲- علمی - اخلاقی اور ورزشی مقابلے ہوتے ہیں -

۳- تحریک خدام الاحمدیہ کے متعلق مفید مشورے حاصل کرنے کے لئے مجلس شوریٰ منعقد کی جاتی ہے -

۴- تمام خدام اِن تین دنوں میں خود ساختہ خیموں میں رہتے ہیں اور ان تمام کا پروگرام ایک نظام کے ماتحت ہوتا ہے -

۵- اطفال الاحمدیہ کیلئے علیحدہ پروگرام ہوتا ہے -

تمام خدام کا اوّلین فرض ہے کہ وہ اس نہائیت ضروری اجتماع میں زیادہ سے زیاد تعداد میں شریک ہونے اور اس کو بہمہ وجوہ کامیاب بنانے کے پوری طرح کوشاں ہوں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے پورے سامان کے ساتھ ایک منظم طریق پر شریک ہوں - کیونکہ :

"وہ احمدیت کے خادم ہیں - اور خادم وہی ہوتا ہے جو اپنے آقا کے قریب رہے"

پہلا اجتماع
۲۵ ر دسمبر ۱۹۳۸ء
مسجد نور قادیان

دوسرا اجتماع
۲۵ ر دسمبر ۱۹۳۹ء
زمانہ جلسہ گاہ بیرون قادیان

تیسرا اجتماع
۶-۷ فروری ۱۹۴۱ء
مسجد اقصیٰ قادیان

چوتھا اجتماع
۱۷-۱۸ ر اکتوبر ۱۹۴۲ء
میدان دارالشکر قادیان

پانچواں اجتماع
۲۲-۲۳-۲۴ ر اکتوبر ۱۹۴۳ء
میدان دارالشکر قادیان

چھٹا اجتماع
۱۳-۱۴-۱۵ ر اکتوبر ۱۹۴۴ء
میدان دارالانوار قادیان

ساتواں اجتماع
۱۹، ۲۰، ۲۱ ر اکتوبر ۱۹۴۵ء
میدان دارالشکر قادیان

آٹھواں اجتماع
۱۸، ۱۹، ۲۰ ر اکتوبر ۱۹۴۸ء
بمقام ربوہ

نواں اجتماع
۳۰، ۳۱ ر اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۴۹ء
بمقام ربوہ

دسواں اجتماع
۲۱، ۲۲، ۲۳ ر اکتوبر ۱۹۵۰ء
بمقام ربوہ

گیارھواں اجتماع
۱۲، ۱۳، ۱۴ ر اکتوبر ۱۹۵۱ء
بمقام ربوہ

بارھواں اجتماع
۳۰، ۳۱ ر اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۵۲ء
بمقام ربوہ

تیرھواں اجتماع
۲۳-۲۴-۲۵ ر اکتوبر ۱۹۵۳ء
بمقام ربوہ

چودھواں اجتماع
۵-۶-۷ ر نومبر ۱۹۵۴ء
بمقام ربوہ

خاکسار مرزا ناصر احمد نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ ضلع جھنگ

وصایا

نوٹ: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

نمبر ۱۴۲۱۳ :۔ میں مبارک علی ولد چوہدری پیر بخش قوم شیخ پیشہ کاشتکاری و دوکانداری عمر تقریباً ۴۲ سال۔ تاریخ بیعت نمبر ۱ ۱۹۳۲ء ساکن کوٹ برکت علی خاں ڈاکخانہ جبرسی ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵۵/۸/۲۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت میری سالانہ آمدنی/۴۸۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ منقولہ جائداد مال مویشی بھینس۔ گھوڑی۔ گائے جس کی قیمت/۹۰۰ روپے ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں

العبد۔ مبارک علی بقلم خود

گواہ شد۔ برکت علی سیکرٹری مال

گواہ شد۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

نمبر ۱۴۲۱۲ :۔ میں ناصر احمد ولد صالح محمد قوم سیال کھرل پیشہ زمیندارہ عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن باگڑ ڈاکخانہ باگڑ ضلع ملتان صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵۵/۷/۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے غیر منقولہ اراضی نہری رقبہ تقریباً ۴۰ بیگھہ ہے جس میں سے آباد ۲۲ بیگھہ ہے باقی غیر آباد ۱۸ بیگھہ ہے جس کی قیمت ۹۵۰۰ روپے ہے۔ منقولہ جائداد ایک راس بھینس بمع کٹی جس کی قیمت/۲۵۰ روپے ہے۔ غیر منقولہ مکان رہائشی خام ۱۰ مرلہ میں سے ایک تہائی ہے جس کی قیمت/۱۵۰ ہے۔ کل میزان/۱۰۰۰۰ روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

العبد۔ ناصر احمد وصیت کنندہ

گواہ شد۔ مہر محمد یار نمبردار باگڑ ضلع ملتان

گواہ شد۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۴۲۱۰ :۔ میں محمد عبد الباسط صدیقی ولد حکیم عبد الصمد صاحب مرحوم قریشی صدیقی پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی ڈاکخانہ کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵۵/۶/۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں۔ آمد ماہوار مبلغ/۱۰۵ روپے ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ ہاں میرے مرنے پر یا اس سے پہلے اگر میری کوئی اور آمد یا جائداد ہو تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

العبد عبد الباسط صدیقی ناظم ذہانت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

گواہ شد۔ عبد الوہاب مرکزی سیکرٹری مال کراچی

گواہ شد۔ عبد الرحیم بیگ قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

نمبر ۱۴۲۰۹ :۔ میں مخدوم نذیر احمد ایم اے ایس سی ولد مخدوم محمد اعظم صاحب مرحوم قوم مخدوم پیشہ ملازمت عمر ۹۲ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۳۱ء ساکن میانی۔ ڈاکخانہ خاص ضلع شاہپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵۵/۶/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

تفصیل جائداد غیر منقولہ

چاہ سیدوالہ ۲۵ بیگہ × ۶۰۰ مشترکہ مخدوم بشیر احمد نذیر احمد	=	۱۵۰۰۰
۱/۲ ۴ بیگہ × ۱۰۰۰ صدیق اکبر فاروق اعظم	=	۴۵۰۰
چاہ سہاوے والا ۴۰ × ۵۰۰ پسران مخدوم محمد اعظم صاحب مرحوم	=	۲۰۰۰۰
چاہ بانگیوالہ ۲۳ × ۴۵۰	=	۱۰۳۵۰
چاہ کوٹیوالہ ۹ × ۲۵۰	=	۲۲۵۰
زمین اسٹیشن ۱/۲ ۲ × ۵۰۰	=	۱۲۵۰
ادیاں ۱/۲ ۳ کنال		۱۰۰۰
مکان سکنی بھیرہ	=	۸۰۰۰
میزان	=	۶۲۳۵۰

تفصیل جائداد منقولہ

جنرل پراویڈنٹ فنڈ	=	۵۰۰۰
بقایاجات تنخواہ سابقہ	=	۱۰۵۰
کار سیکنڈ ہینڈ	=	۳۱۰۰
بندوق دونالی ۱۲ بور	=	۵۰۰
ٹیپو پائیٹ	=	۲۴۰
متفرق اشیاء	=	۵۰۰
پنشن کا بقایا از مئی تا دسمبر ۴۵۰/۔ ماہوار		۳۶۰۰
میزان		۱۳۹۹۰

حصہ موصی مخدوم نذیر احمد صاحب ۱/۴ × ۲۳۵۰		۱۵۵۸۷/۸
مکان واقعہ ربوہ	=	۷۰۰۰
میزان		۲۲۵۸۷-۸
قرضہ برادرم مخدوم فاروق اعظم		۳۵۰۰-۰-۰
بقایا		۱۹۰۸۷-۸
قرضہ مشترکہ بریک بیاد		۱۰۰۰-۰-۰
بقایا مالیت جائداد موصی		۱۸۰۸۷-۸
میزان غیر منقولہ		۱۸۰۸۷/۸/۔
میزان منقولہ		۱۳۹۹۰/-/-
کل میزان		۳۲۰۷۷/۸/-

مندرجہ بالا جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد میرے مرنے کے بعد برآمد ہو تو یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی خاکسار مخدوم نذیر احمد بقلم خود حال وارد میانی۔

گواہ شد Safdar Ali Shah Head clerk Irrigation dept Mian Wali

گواہ شد:۔ M. H. Qamar draftsman I.B. Depot Mianwali

نمبر ۱۴۱۸۷ :۔ میں حرمت بی بی زوجہ شیخ فیروز دین صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن امیر پور۔ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری صوبہ پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵۵/۷/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حق مہر مبلغ/۲۰۰ روپے جو کہ بذریعہ خاوند واجب الادا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ حرمت بی بی بقلم خود

گواہ شد۔ فیروز الدین خاوند موصیہ

گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

دریائے سندھ کا پانی ٹھٹھ اور سکھر میں داخل ہو گیا

ہالہ اور ہٹیاری کے پندرہ ہزار باشندے حیدرآباد پہنچا دئے گئے

حیدرآباد ۸ ستمبر۔ وزیر اعظم چوہدری محمد علی نے سندھ کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے پندرہ لاکھ روپے کی گرانٹ کا اعلان کیا ہے۔ اس سے پہلے آپ نے قائم مقام گورنر جنرل میجر جنرل اسکندر مرزا وزیر اعلیٰ سندھ مسٹر محمد ایوب کھوڑو اور ریونیو کمشنر مسٹر نذیر کے ہمراہ اڑھائی گھنٹہ تک حیدرآباد سکھر اور دادو کے سیلاب زدہ علاقوں پر پرواز کی۔ آج سندھ میں سیلاب کی صورت حال اور نازک ہو گئی ہے

سندھ میں سیلاب کی صورت حال اور خراب ہوگئی ہے۔ زیریں سندھ کے علاقہ میں مزید بارشوں سے حیدرآباد۔ سکھر اور دادو کے اضلاع میں صورت حال سنگین ہوتی جا رہی ہے سکھر شہر کا کچھ حصہ ایک جھیل کا منظر پیش کر رہا ہے

اور شہر کے چاروں طرف طغیانی کا پانی ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ اور سکھر بند میں شگاف تشویشناک صورت اختیار کر رہا ہے

آج سندھ کے قریب ترین ٹھٹھ میں بھی سیلاب کا پانی داخل ہوگیا ہے۔ نواب شاہ کے قریب دو اور حفاظتی بند ٹوٹ گئے ہیں۔ ادھر ہالا اور ہٹیاری سے لوگوں کو محفوظ مقامات پر لے جانے کا کام بدستور جاری ہے۔ اب تک ہٹیاری اور ہالہ کے دس ہزار افراد حیدرآباد پہنچ گئے ہیں۔

تجارتی نرخ۔ لاہور مارکیٹ

گڑ ۲۰ تا ۲۳ روپے شکر/۲۴ تا ۲۶/۸ روپے چینی دیسی/۴۰ تا ۵۰/۔ تیل توریہ/۴۶ تا/۵۰ تیل بنولہ/۵۵ تا/۵۷ روپے۔ تیل ناریل/۱۲۰۔ تیل تل/۶۷ تا/۷۰۔ سرخ مرچ/۱۸ تا/۳۵ روپے۔ کالی مرچ/۱۴۵ روپے الائچی ڈوڈہ/۳۶۰۔ لونگ/۵۰۰ روپے۔ الائچی خورد/۶۵۔ ہلدی/۱۰۳ تا/۲۱۴ نمک/۴ ۔ دیسی گھی/۱۷۰ تا/۱۷۲ تا/۱۸۰ بناسپتی گھی/۳۹ تا/۴۱ روپے فی ٹین۔ ماش ثابت/۱۸ تا/۱۹۔ سبز/۱۹ تا/۲۰ روپے۔ مونگ ثابت/۱۴ تا/۱۲۔ مسور ثابت/۹ تا/۱۵ روپے دال/۱۳۔ چنے/۱۴ ۔ کابلی چنے/۱۱ تا/۱۳ گندم/۸ تا/۱۰ تا/۱۱۔ آٹا/۱۱ تا/۱۱ دیسی صابن/۴ تا/۴۔ باجرہ/۶۔ جو/۱۲۔ توریہ/۱۹ تا/۲۰۔ کھل توریہ/۴ صرافہ سونا/۹۹ تا/۱۰۰ پونڈ/۶۵۔ چاندی ٹکسالی/۱۴۳۔ چاندی/۱۵۲ تا/۱۵۸ روپے

خشک میوہ بادام/۵۷ تا/۷۲ روپے سوگی/۹۰ تا/۱۰۸ روپے۔ چھوہارا/۲۰ تا/۳۰۔ کھوپرا/۱۵۰ تا/۱۷۰ تا/۱۷۵ پستہ/۴۰ تا گری بادام/۲۰۵

مشرقی بنگال کے سیلاب زدہ علاقوں میں جماعت احمدیہ کے کارکن وسیع پیمانے پر نہایت اخلاص کیساتھ ریلیف کا کام کر رہے ہیں

جماعت احمدیہ کی بے لوث خدمات پر جناب غلام قادر چوہدری ایم ایل اے کی طرف سے خوشنودی کا اظہار ریلیف سنٹروں کے کام کے متعلق

تفصیلی رپورٹ

ڈھاکہ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ جماعت احمدیہ مشرقی بنگال کی طرف سے صوبے کے سیلاب زدہ علاقوں میں منظم طور پر ریلیف کا کام بدستور جاری ہے۔ برہمن بڑیہ، نارائن گنج، پنگلہ، میرپور کالونی اور سمپل پاڑہ میں جماعت کے ریلیف سنٹر بڑی مستعدی سے کام کر رہے ہیں ہزاروں مصیبت زدگان میں چاول، دودھ اور دوائیں تقسیم کی جا چکی ہیں۔ ان اشیا کی فراہمی کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ بعض ذمہ دار اصحاب نے ہمارے ایک ریلیف سنٹر کا معائنہ کرنے کے بعد نوجوانوں کے جذبہ ایثار اور حسن کارکردگی کو سراہا ہے۔ اور اس وقت جس بے لوث طریق پر وہ مصیبت زدگان کو ہر ممکن امداد بہم پہنچا رہے ہیں۔ اس پر خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے۔ لجنہ اماء اللہ ڈھاکہ کی ممبرات بھی بفضلہ تعالےٰ ریلیف کے کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہیں۔ مبلغ سلسلہ مکرم جناب محمد عمر صاحب نے ریلیف کے کام کی جو رپورٹ ارسال فرمائی ہے۔ وہ درج ذیل ہے۔

جیسا کہ اس سے قبل رپورٹ میں عرض کر چکا ہوں کہ محترم کیپٹن خورشید احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کی زیر نگرانی اکثر مقامات پر ریلیف کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ برہمن بڑیہ۔ نارائن گنج۔ پنگلہ۔ میرپور کالونی سمپل پاڑہ۔ کے علاقہ جات میں جماعت کی طرف سے ریلیف سنٹر قائم کر دیئے گئے ہیں۔ جن میں روزانہ سیلاب زدہ لوگوں میں چاول۔ دودھ اور دوائیاں تقسیم کی جا رہی ہیں۔

پنگلہ سنٹر:۔ یہ سنٹر نارائن گنج اور ڈھاکہ سڑک پر واقع ہے۔ ریلیف کے لئے جب ہماری ایک پارٹی یہاں پہنچی۔ تو یہاں کی مقامی ریلیف کمیٹی نے یہ خواہش ظاہر کی کہ وہ ہمارے ساتھ مل کر کام کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنا دفتر اور تمام والنٹیرز ہمارے سپرد کر دیئے۔ چنانچہ ہم نے ان کے تعاون سے کام شروع کر دیا۔ اس سنٹر میں قریباً دو ہزار آدمیوں کو چاول دودھ اور دوائیاں دی جا چکی ہیں۔ اور دو سو سے زیادہ آدمیوں کو ٹیکے لگائے جا چکے ہیں۔ ۱۸ راگست کو اچانک دوپہر کے وقت مسٹر غلام قادر چوہدری ایم ایل اے و ایم سی نے محترم بشیر احمد صاحب سیکرٹری ریلیف کی معیت میں پنگلہ سنٹر کا معائنہ فرمایا۔ اور دیر تک چاولوں کی تقسیم کو دیکھتے رہے۔ چوہدری صاحب موصوف اس سنٹر کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اور اپنے ہاتھ سے مندرجہ ذیل الفاظ لکھے کہ "آج میں نے اچانک موضع پنگلہ میں جماعت احمدیہ کے ریلیف سنٹر کا معائنہ کیا۔ میں اس سنٹر کو دیکھ کر بہت خوش ہوا ہوں۔ جماعت احمدیہ کے کارکن اپنے محدود ذرائع کے باوجود بہت وسیع پیمانے پر امدادی کام کر رہے ہیں اور اخلاص اور دیانتداری سے عوام کی خدمت کر رہے ہیں۔ کئی ہزار آدمیوں میں چاول۔ دودھ اور دوائیاں تقسیم کی جا چکی ہیں۔ کاش کہ یہ روح دوسرے اداروں میں بھی پیدا ہو اور وہ اسی اخلاص اور محنت سے کام کریں۔ جس اخلاص اور محنت اور ہمدردی سے جماعت احمدیہ کے کارکن کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو اجر عظیم دے۔

غلام قادر چوہدری ایم ایل اے"

چاش ہرا:۔ دوسرا سنٹر چاش ہرا ہے اس کے انچارج مولوی احسن اللہ صاحب سکدور ہیں۔ ان کی نگرانی میں جماعت کے مخلص نوجوان نہایت محنت اور ہمدردی سے ریلیف کا کام کر رہے ہیں۔ کشتی کے ذریعہ سے کئی لوگوں کو جن کے گھر سیلاب کی وجہ سے برباد ہو گئے تھے محفوظ مقام پر پہنچایا گیا۔ نیز کئی مکانوں کو درست کر کے قابل رہائش بنا دیا گیا۔ گھر گھر میں جا کر مستحق لوگوں میں چاول۔ دال کی پرچیاں تقسیم کیں۔ نیز کئی من چاول مستحق لوگوں میں تقسیم کئے گئے۔ بیماری سے بچاؤ کے لئے دوائیاں تقسیم کی گئیں۔ نیز جماعت کے نوجوانوں کا ایک وفد کشتی پر دورہ کر کے لوگوں کو ٹیکے لگا رہا ہے۔ اور اب تک کئی سو لوگوں کو ٹیکہ لگایا جا چکا ہے۔

برہمن بڑیہ:۔ اگرچہ سیلاب کی وجہ سے اس علاقہ میں آمد و رفت کے تمام ذرائع معطل تھے۔ لیکن پھر بھی محترم امیر صاحب ڈھاکہ نے فوری طور پر وہاں ریلیف کا کام کرنے کا حکم دیا۔ محترم مولانا رحمت علی صاحب اور مولانا سید اعجاز احمد صاحب کو ضروری سامان کے ساتھ وہاں بھیجا گیا ان کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اس علاقہ میں نہایت محنت اور جانفشانی سے کام شروع کر دیا ہے۔ مختلف وفد تباہ کر باہر علاقوں میں ریلیف کے لئے جاتے ہیں تاکہ عوام میں چاول اور دیگر اشیاء تقسیم کر سکیں۔ مقامی جماعت بھی ان مبلغین کرام کے ساتھ پورا پورا تعاون کر رہی ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء

میرپور کالونی۔ میرپور کالونی میں زیر نگرانی محترم مولوی عبد اللطیف صاحب صدر جماعت احمدیہ تیج گاؤں ریلیف کا کام شروع کر دیا ہے۔ ۲۴ راگست کو وہاں پر ہمارے ایک وفد نے سیلاب زدہ لوگوں میں چاول تقسیم کئے۔ نیز خاکسار اور دوسرے کارکنوں نے ان تباہ شدہ مکانات کو دیکھا جو کہ سیلاب کی وجہ سے برباد ہو گئے ہیں ان لوگوں کے حوصلے واقعی قابل تعریف ہیں۔ باوجود اس خطرناک تباہی کے پھر بھی ان کی زبان پر حرف شکایت نہیں۔ ان کی امداد کے لئے حکومت کے ارکان سے درخواست کی جائے گی۔

لجنہ اماء اللہ ڈھاکہ گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ڈھاکہ نے زیر نگرانی بیگم صاحبہ گورنر مشرقی پاکستان ریلیف کا کام شروع کر دیا ہے محترمہ نے مبلغ ۵۰۰ روپیہ کی کثیر رقم لجنہ اماء اللہ کی طرف سے بیگم صاحبہ ہز ایکسیلینسی گورنر مشرقی پاکستان کی خدمت میں پیش کی ہے۔ نیز لجنہ اماء اللہ کی ممبرات کو بھی مختلف مقامات پر ریلیف کے لئے لگایا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں صحیح طور پر کام کرنے کی توفیق دے اور اس کے بہتر نتائج پیدا کرے۔ آمین۔

درخواستہائے دعا

(۱) میری پھوپھی صاحبہ محترمہ دو ہفتہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ اور پھوپھا چوہدری فضل الٰہی خانصاحب تلونڈی موسے خان ضلع گوجرانوالہ بیمار علیل ہیں احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(چوہدری ظہور احمد باجوہ - ربوہ)

(۲) میری ہمشیرہ بوجہ بخار اور دستوں کے بیمار ہے احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

رشید احمد متعلم ہائی سکول ربوہ

(۳) مکرم منشی احمد حسین صاحب ہیڈ کاتب الفضل کے تین بچے اور ایک بھائی بعارضہ بخار چند روز سے بیمار ہیں۔ احباب کرام بزرگان ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴